آل عمران ۲۱:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

(بے شک جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں، نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور اُن لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو انصاف کا حکم دیتے ہیں تو آپ انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔)

ربط آیات: سورت کے شروعات میں کلام کا زیادہ رُخ نصاریٰ کی طرف تھا، پھر الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ (آیات: ۱۹-۲۰) کہہ کر نصاریٰ اور یہود دونوں کو شامل کیا گیا۔ اب اِن آیات میں یہود کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ (بے شک جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں)

اللہ کی آیات:

1. قرآن مجید
2. پہلی کتابیں جن میں محمدؐ کی آمد کی پیشن گوئیاں ہیں
3. محمدؐ
4. یہود انجیل اور عیسیٰؑ کو بھی نہیں مانتے۔

یہاں اشارہ اہل کتاب کی طرف ہے۔ نعوذ باللہ وہ لوگ محمدؐ کو کہتے تھے کہ آپ اللہ کے رسول ہے ہی نہیں، قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ سب کچھ آپ نے ہی گھڑا ہے۔ اِسطرح کی کفریہ باتیں وہ کرتے تھے۔

وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ (اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں)

يَقْتُلُونَ (قتل): [مضارع] وہ قتل کرتے ہیں۔

اِس کے مضارع ہونے کی کئی حکمتیں بیان کی ہیں۔ دو حکمتیں یہ ہیں:

1. انبیاء کا ناحق قتل کا کام محمدؐ کے دور میں یہود نے نہیں کیا تھا بلکہ اُن کے پہلے لوگوں نے کیا تھا۔ اور یہ واقعات اتنے مشہور تھے کہ کسی کو انکار کرنے کی مجال نہ تھی۔ پھر چونکہ نبیؐ کے دور کے یہودی اپنے پہلے لوگوں کے اِن کارناموں پر راضی اور خوش تھے اور انبیاء کے قتل کے عمل کو بُرا نہیں سمجھتے تھے۔ اِس لیے انھیں "تم" کہہ کر مخاطب کیا گیا۔
2. ماضی میں ہی نہیں بلکہ مستقبل میں بھی یہودیوں کی یہی روش رہی۔ انھوں نے زہر، جادو اور دوسرے طریقوں سے نبیؐ کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی۔

یہودیوں نے زکریاؑ، یحییٰؑ اور دوسرے انبیاء کو قتل کر دیا اور عیسیٰؑ کو قتل کرنے کی جب کوشش کی تو اللہ نے عیسیٰؑ کو اپنی خاص مہربانی سے اوپر اٹھا لیا۔ اور نبیؐ کو بھی قتل کرنے کی کئی بار کوشش کی۔ لیکن اللہ نے انھیں بچا لیا۔

مسند احمد (حسن): رسولؐ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اُس شخص کو ہوگا جسے کسی نبی نے قتل کیا ہو، یا اُس نے کسی نبی کو شہید کیا ہو...

وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ (اور اُن لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو انصاف کا حکم دیتے ہیں)

یہودیوں کی سرکشی اور بغاوت اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ انھوں نے نہ صرف اللہ کے احکام پر عمل کرنے سے انکار کیا بلکہ انبیاء اور اُن لوگوں کو بھی قتل کرتے رہے جو عدل اور انصاف کی بات کرتے تھے۔ یعنی وہ مومن جو نیکی کا حکم دیتے تھے اور بُرائی سے روکتے تھے انھیں بھی یہود قتل کرتے رہے۔
یہاں مخلص مومنوں کا نبیوں کے ساتھ ذکر کرکے مومنوں کی عظمت اور فضیلت بتائی گئی۔

فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (تو آپ انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے)

یہود کے لیے خوشخبری کے لفظ کا استعمال طنز کے طور پر کیا گیا ہے۔ انھیں دنیا میں بھی دردناک عذاب ملا۔ اور ذلت اور مسکنت اُن کے مقدر کر دی گئی۔ الا یہ کہ وہ دوسرے لوگوں کی پناہ میں آجائیں۔ اور آخرت میں ایسے ہی لوگ سب سے زیادہ دردناک عذاب کے مستحق ہوں گے۔

انھیں سزا کے طور پر دردناک عذاب کیوں دیا جائیگا؟

جب بھی مخصوص عذاب کے بارے میں سُنے تو اُس کا یہ اصول یاد رکھے کہ جسطرح کا گناہ ہوگا اُسی طرح کی سزا ملے گی۔ یہاں یہودیوں کو دردناک عذاب کی سزا کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کیونکہ انھوں نے امت کو، انبیاء کو اور ساتھ ہی اُن لوگوں کو جو عدل و انصاف کا حکم دیتے تھے انھیں بھی دردناک تکلیفیں پہنچائی۔

یہود اپنے آپ کو دیندار سمجھتے تھے اور آخرت میں خوشخبری کے مستحق سمجھتے تھے تو کہا گیا کہ ہاں! خوشخبری تو ہے لیکن دردناک عذاب کی خوشخبری ہے اُن کے لیے۔

Compiled by: Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)